بسم اللہ الرحمن الرحیم

قسط ۱

یا محمدؐ
یا علیؑ یا اللہ یا فاطمہؑ
یا حسنؑ یا حسینؑ

حق یا علیؑ مدد

(الحق مع علیؑ و علیؑ مع الحق (حدیث نبویؐ))

صداقت حق کے لئے باطل کو دندان شکن جواب

از قلم ساغر حسین صدیقی

علی بابا سیونگ مشین ایجنسی چوک شہزادی

بہاولپور

عرض حال

تاریخ شاہد ہے کہ ہر دور اور ہر زمانہ میں بعد از رسول مقبول و آئمہ طاہرینؑ و مجتہدین عظام اور مذہب شیعہ خیر البریہ و علمائے اعلام اور مومنین صادقین تک آزمائش ابتلا کی منزلیں طے کرتے چلے آرہے ہیں اور ان کے بالمقابل ابلیس بھی کئی کئی روپ بدل کر آج تک محاذ آرائی کرتا چلا آرہا ہے۔ سید علی شاہ بخاری احمد پوری کی موجودہ محاذ آرائی بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے جس نے مذہب شیعہ خیر البریہ اور شیعان خیر البریہ کے خلاف ایک ایسا بے بنیاد فتنہ کھڑا کر رکھا ہے جسے اغیار تک دیکھ کر انگشت بدنداں ہیں۔ سید علی شاہ بخاری نے سب سے پہلے اس فتنہ کی بنیاد اپنے ایک سالہ نادعلی کانفرنس شائع کردہ سے شروع کی اور اس نے کئی اور پمفلٹ "سازش پکڑی گئی" وغیرہ کچھ گمنام اشتہارات کے ذریعہ سے علمائے اعلام شیعہ خیر البریہ و مجتہدین عظام پہ کیچڑ اچھالا ہے جو اس کے گندے اور ذلیل ذہن کی کرم فرمائی ہے عوام کی نظروں میں ہیرو بننے کے شوق میں کفر و الحاد کی گھٹاؤں میں روپوش ہو گیا ہے۔ جس کا زندہ جاوید ثبوت اس کا رسالہ نادعلی کانفرنس اور سازش پکڑی گئی وغیرہ ہیں جو جھوٹ اور غلط الزامات کا مجموعہ ہیں۔ میں اس رسالہ کا جواب نہیں دینا چاہتا تھا۔ کیونکہ ہم نے

معاملہ اللہ اور آئمہ طاہرین علیہم السلام کے سپرد کر رکھا ہے۔ وہ خود ہی انصاف فرمائیں گے۔ اپنے کچھ احباب اور دوستوں کے اصرار پر باطل کی اس مذموم کوشش کو ارباب قوم کے سامنے طشت ازبام کر رہا ہوں۔ تاکہ آپ سب حقیقت حال سے روشناس ہو جائیں۔ اور اس کی کذب بیانی اور اختراپردازی سے محفوظ ہو جائیں۔ اس لئے کہ یہ مذہب شیعہ خیرالبریہ سے تعلق رکھنے والے ہر فرد واحد کا دشمن ہے۔ خدا ہم کو اور آپ سب کو صدقہ محمدؐ و آل محمد علیہم السلام کا شر شیطان سے محفوظ رکھے اور صراط المستقیم پر قائم رکھے۔

آمین ثم آمین

ساغر حسین صدیقی

یا علیؑ مدد

عالم میں ہے فساد بپا یا علیؑ مدد
مفقود اب ہے مہر و وفا یا علیؑ مدد

پھیلا ہوا ہے مکر و دغا یا علیؑ مدد
ملتی نہیں ہے راہ صفا یا علیؑ مدد

دنیا میں اب خلوص محبت نہیں رہی
ہر سمت ہے ریا جفا یا علیؑ مدد

نام نمود اور نمائش کے واسطے
ہوتی ہیں مجلسیں جو بپا یا علیؑ مدد

فقدان قوم میں ہے عمل کا خدا گواہ
باتوں کا سلسلہ ہے نرا یا علیؑ مدد

ویران مسجدیں ہیں تو آباد ہیں کلب
الحاد کی ہے چھائی گھٹا یا علیؑ مدد

ذاکر ہوں یا کہ مولوی ہیں ایک راہ پر
پیشہ لیا ہے سب نے بنا یا علیؑ مدد

بزم و سرود بن گئی ہے مجلس حسینؑ
جاتی رہی ہے روح عزا یا علیؑ مدد

سر تال ہو تو شوق سے سنتے ہیں مومنین
سنتے نہیں کلام خدا یا علیؑ مدد

مشکل کشا کے صدقے میں حل مشکلیں ہوئیں
نعرہ بلند جس نے کیا یا علیؑ مدد

جو آئے جس کے جی میں کہے ڈر ذرا نہیں
ورد زباں میرا ہے سدا یا علیؑ مدد

پہنچے مدد کے واسطے مولائے کائنات
جس نے بھی صدق دل سے کہا یا علیؑ مدد

جب تک رہوں زندہ لب پہ مرے یا حسینؑ رہے
اٹھوں لحد سے کہتا ہوا یا علیؑ مدد

قائم ظہور جلد امام زماں کا ہو
بے چین سب ہے خلق خدا یا علیؑ مدد

جنتری امامیہ ۱۹۷۴ء ص ۷۶

از قلم مولانا سید منظور حسین صاحب نقوی علی پور۔

اِن غالی اور مفوضہ لوگوں نے جو علمائے علام شیعہ خیر البریہ پر غلط الزامات لگائے ہیں وہ غلط الزامات اور اُن کے جواب ان علمائے شیعہ کی کتب سے پیش خدمت ہیں۔ غلط الزامات کا مجموعہ یعنی رسالہ ناد علی کانفرنس صـ۷ پر اس طرح درج ہے۔

الزام ۱: حضرت علیؑ مرتضیٰ شیر خدا کو مشکل کشا نہیں سمجھتے اس لئے یا علیؑ مدد نہیں کہتے۔ رسالہ ناد علی کانفرنس صـ۷ تحریر سید علی شاہ بخاری

الزام ۲: کتاب "اصول شرلیعہ صـ۱۶۶" پر درج ہے۔ کہ

"یا علی مشکل کشا سے انکار کیا ہے"

سازش پکڑی گئی صـ۲۲ سید علی شاہ بخاری

ہم نے اصول شرلیعہ فی عقائد الشیعہ کے صفحہ نمبر ۱۴۲ اور صـ۱۶۶ مطالعہ کیا تو مندرجہ بالا الزامات کو بالکل غلط پایا جس سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے کہ اصول شرلیعہ فی عقائد الشیعہ میں ایسا بالکل درج نہیں ہے اس لئے اس جھوٹے نے اپنی طرف سے غلط الزام لگا کر آپ کو علمائے علام شیعہ خیر البریہ سے دور رکھنے اور گمراہ کرنے کی ناپاک سازش کی ہے۔ یہ نہ صرف علمائے علام کا بلکہ آپکا اور ہم سب شیعہ خیر البریہ حضرت امیر المومنین مولائے کائنات علی علیہ السلام کے ماننے والوں کا دشمن قطعی ہے۔ ملاحظہ فرمایئے اصول شرلیعہ فی عقائد الشیعہ اور اِس کا وہی صفحہ جس کی نشان دہی اس جھوٹے مولف رسالہ نے اپنے رسالوں میں کی ہیں۔ اصول شرلیعہ فی عقائد الشیعہ کے

صفحہ نمبر ۱۴۲ پر اس طرح عبارت درج ہے جو ہم من وعن پیش کر رہے ہیں۔

ان حضرات کا کام ہماری شفاعت اور سفارش کرنا ہے۔ لہذا ان کے حین حیات کی طرح اب بھی ان کی بارگاہ معلیٰ میں یہ استدعا کرنا صحیح ہے۔ کہ وہ بارگاہ قدرت سے ہمارے یہ کام انجام دلوا دیں یعنی بطور توسل (وسیلہ) واستشفاع (سفارش) ان سے استمداد حاصل کرنا بالکل صحیح ہے اور ظاہر ہے کہ کسی کے کام کو کسی اور سے انجام دلوا دینا بھی ایک قسم کی مدد ہے۔ اس اعتبار سے "یا علی مدد" کہنا اور ان کو "حلال مشکلات" بلکہ "مشکل کشائے عالم" قرار دینا یقیناً صحیح ہے کوئی مومن عارف اسکا انکار نہیں کر سکتا۔

اصول شریعہ فی عقائد الشیعہ ص۱۴۲

سید علی شاہ بخاری نے اپنے رسالہ "سازش پکڑی گئی" ص۲۲ پر جو کذب بیانی کی ہے کتاب "اصول شریعہ" فی عقائد الشیعہ کے نام کے ساتھ صفحہ نمبر ۱۶۶ کی نشان دہی بھی کی ہے اس کے غلط الزام کے ثبوت میں ملاحظہ فرمائیے۔ اصول شریعہ فی عقائد الشیعہ ص۱۴۲ کی اصلی عبارت جو صفحہ نمبر ۱۶۶ پر یوں درج ہے۔ کا[...] دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

جب ہم ان بزرگواروں کی بارگاہ میں شفاعت اور سفا[رش] کی استدعا کرتے ہیں۔ اور وہ بارگاہ قدس میں شفاعت کرکے

مطلب برآری کرا دیتے ہیں۔ تو یہ بھی ان کی مشکل کشائی ہے لہٰذا ان معنوں کے اعتبار سے وہ اپنے تیئں حل المشکلات فرما سکتے ہیں۔ ولاخیر فیہ ان معنوں کے اعتبار سے وہ یقیناً مشکل کشا اور حلال مشکلات ہیں جو ان کو حلال مشکلات نہیں جانتا۔ وہ ناقص الایمان ہے۔

اصول شرعیہ فی عقائد الشیعہ ص ۱۶۶

ارباب قوم پر واضح ہو گیا ہو گا کہ سید علی شاہ بخاری نے اس قسم کے جھوٹے الزام علمائے علام شیعہ خیر البریہ پر لگا کر نہ صرف اپنے لئے جہنم کا ٹھکانہ بنایا ہے۔ بلکہ آپ کو گمراہی کی راہ پر لے جانے کی کوشش کا ارتکاب کیا ہے۔ اس جھوٹے کی کذب بیانی کا ایک اور ثبوت ملاحظہ فرما دیں۔ کہ یہ اپنے رسالہ نادعلی کانفرنس کے صفحہ نمبر ۷ پر علمائے علام شیعہ خیر البریہ کے متعلق یوں لکھتا ہے کہ یہ عزاداری امام پاک کے قائل نہیں ہیں۔

نادعلی کانفرنس ص ۷

ہم اس کے جھوٹ کا پول اس طرح کھولے دیتے ہیں۔ کہ ہر مومن آئمہ طاہرین علیہم السلام کا شیدائی جھوٹے پر لعن کرتا ہوا نظر آئے۔ ملاحظہ فرمایئے۔ اصول شرعیہ فی عقائد الشیعہ ص ۲۲۸ کی عبارت من وعن پیش کی جا رہی ہے۔

عزاداری سید الشہداء ۔ یہ امر عیاں راچہ بیاں کی مصداق ہے۔ کہ ہم عزاداری سرکار سید الشہداء علیہ افضل التحیۃ والثناء کو بہترین عبادت

اور حیات ملی و قومی کیلئے بمنزلہ شہ رگ حیات تصور کرتے ہیں اور صحیح مجالس عزا کو احیاء دین و نشر و اشاعت مذہب طاہرینؑ کا بہترین ذریعہ سمجھتے ہیں اور اس کے تحفظ کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دینا عین ایمان جانتے ہیں اور مصائب معصومین پر رونے اور رلانے کو باعث نجات دارین مانتے ہیں۔

اصول شریعہ فی عقائد الشیعہ ص۲۲۸

سید علی شاہ بخاری کی عیاری اور فریب کاری کا ایک اور ثبوت ملاحظہ فرمادیں۔ اپنے رسالہ ناد علی کا نفرنس ص۷ پر اور سازش پکڑی گئی ص۱۸ پر تحریر کرتے ہیں کہ اصول شریعہ ص۲۶۶ پر تحریر موجود ہے۔ کہ یہ نیاز حضرت عباس علمدار سے انکاری (ہیں)

سازش پکڑی گئی ص۱۸

یہ سراسر دھوکہ جھوٹ اور کذب بیانی کی انتہا ہے۔ سید علی شاہ بخاری نے ارباب قوم کے جذبہ ایمانی کی کوئی قدر نہیں کی بلکہ قوم کے جذبات سے کھیلا ہے قوم کو بے وقوف بنا کر ان کا مذاق اڑانے کی کوشش کی ہے۔ قوم کو ان کے اپنے ہی علمائے علام شیعہ خیر البریہ سے متنفر کرنے کی ناپاک سازش کی ہے۔ بعض افراد اس کی ناپاک سازش کا شکار ہو کر اپنے ہی علمائے دین کو برا بھلا کہنے لگے تھے مگر بحمد اللہ ان میں سے کچھ تائب ہو چکے ہیں انہوں نے اصول شریعہ فی عقائد الشیعہ کا مکمل مطالعہ فرمایا۔ اور نتیجہ اخذ

کہ ہمارے عقائد تعلیمات سرکار محمدؐ و آل علیہم السلام کی روشنی چودہ سو سال سے یہی ہیں جو اصول شریعہ فی عقائد الشیعہ میں درج ہے۔

ہمارے شیعہ خیر البریہ کے عقائد یہی ہیں جو بالکل درست ہیں۔

انہوں نے سید علی شاہ بخاری کی پوری کابینہ سے برأت کی اس لئے بھی کہ اس نے اصل عبارت کی پردہ پوشی کرکے عبارت کا اُلٹ قوم کے سامنے پیش کیا۔ تاکہ قوم مشتعل ہوکر اپنے صحیح علمائے علام کا بائیکاٹ کر سکیں۔ ناد علی کانفرنس ص اور سازش پکڑی گئی ص۱۸ پر غلط الزام جو لگایا گیا ہے اس کی صحیح اور اصل عبارت اصول شریعہ فی عقائد الشیعہ ص۱۶۶ پر اس طرح مرقوم ہے۔

چونکہ شرعی نقطہ نگاہ سے نذر کا خدائے عزوجل کے نام پر ہونا ضروری ہے لہٰذا سرکار سید الشہدا یا دیگر آئمہ ہدا کی نیاز یا حضرت ابوالفضل کی حاضری کی صحیح صورت یہ ہے۔ کہ اگر خداوند عالم نے فلاں امام یا امام زادہ کی طفیل میرا فلاں کام کر دیا۔ تو خدا کے نام پر فلاں کام کروں گا (مثلاً اتنی رکعت نماز پڑھوں گا یا اتنے روزہ رکھوں گا یا اتنی شیرینی تقسیم کروں گا۔ یا مجالس عزا کراؤں گا۔ یا اتنی رقم فقراء و مساکین پر تقسیم کروں گا وغیرہ) اور اس کار خیر کا ثواب اس امام یا امام زادہ کی خدمت میں ہدیہ کروں گا۔ بنابریں یہ نذر و نیاز درست ہوگی اور اس کا انتساب ان بزرگواروں کی طرف اسی طرح مجاز ہوگا۔ جس طرح تسبیح جناب سیدہؑ اور نماز جعفر

طیار ہے۔ اصول شرعیہ فی عقائد الشیعہ ص۱۲۶

اسی طرح سید علی شاہ بخاری نے علمائے علام پر اور کئی غلط الزامات لگائے ہیں اور اس کی پوری انجمن کے افراد بھی اس کے ساتھ شامل ہیں اور ان کی شمولیت میں، تو کوئی شک شبہ نہیں۔ جنہوں نے ممبر حسین علیہ السلام پر آکر اس، جھوٹے کو سراہا ہے، اس کی ہاں میں ہاں ملائی ہے۔ ممبر حسین کی عظمت کا بھی خیال نہیں کیا اس جھوٹے کے جھوٹ کو سچ کہہ کر سید علی شاہ بخاری کے سچے ہونے کی شہادت دی ہے۔ یہ سب ایک ہی تھیلی کے بیل ہیں۔ تاکہ مولف کاذب کے منہ پر وہ سچائی کا طمانچہ رسید ہو کہ اس کی کالک مولف کے چہرہ پر تا حیات نمایاں رہے۔ ملاحظہ فرمایئے ان کے غلط الزامات اور ان کے جواب علمائے علام شیعہ خیر البریہ کی کتب میں سے سید علی شاہ بخاری اپنے رسالہ ناد علی کانفرنس ص۶ پر لکھتا ہے کہ۔ سینہ کوبی کو حرام سمجھتے ہیں اور نہ آج تک قائم کیا ہے۔

ناد علی کانفرنس ص۶

گو اس کا جواب ہم رسالہ ہذا کے صفحہ نمبر ۶ تا ۷ پر دے چکے ہیں مگر پھر بھی ہم قبلہ کی دوسری کتاب سے حوالہ درج کرتے ہیں۔

الجواب کتاب سعادۃ الدارین فی مقتل الحسین ص۴

ارباب عقل دانش پر یہ حقیقت مخفی نہیں۔ کہ اگر ہماری یہ مجالس و محافل اور ماتمی جلوس صحیح طریقہ و سلیقے سے انعقاد

پذیر ہوں تو بے شمار فوائد کے حامل ہیں۔

سعادۃ الدارین ص۴

ارباب قوم سے سوال ہے کیا ماتمی جلوس کو صحیح طریقہ سے انعقاد پذیر ہونے کی اصلاح کرنے والا مجتہد علماء شیعہ خیر البریہ کس طرح سینہ کوبی کو حرام سمجھ سکتا ہے! یہ سازش ہے سازش جو آپ لوگوں کو علمائے علام سے گمراہ کرنے کے لئے تیار کی گئی ہے۔ وگرنہ یا علی مشکل کشا کا حامی کب نادعلیاً کی حقیقت سے انکار کر سکتا ہے! سید علی شاہ بخاری نے اپنے رسالہ نادعلی کانفرنس اور پکڑی گئی سازش ص۲۲ میں یہ الزام لگایا ہے کہ اصول شریعہ فی عقائد الشیعہ ص۱۶۳ میں یہ تحریر موجود ہے کہ "نادعلیاً کو غلط قرار دیا ہے" حالانکہ اصول شریعہ فی عقائد الشیعہ ص۱۶۳ پر مندرجہ ذیل الفاظ موجود ہیں جو نادعلیاً کی اہمیت کو واضح کرتے ہیں۔

نادعلیاً کی تاریخی و تحقیقی حیثیت کے جو علما محققین کو معلوم ہے۔ سب سے زیادہ تحفۃ العوام میں ملتی ہے۔۔۔۔

اس سے شدائد حرب ضرب (جہاد) میں آں جنابؑ سے مدد طلب کی گئی ہے۔۔۔۔

ایک دوسرے کی امداد اعانت کرنا جائز ہے۔ اس سلسلہ میں عام اہل ایمان سے بھی تائید و نصرت طلب کرنا روا ہے۔۔۔

نادعلیاً سے مراد شدائد جنگ میں اعانت کرنا ہے۔

اصول شرایع فی عقائد الشیعہ صـ ۱۶۳

بتایئے کہاں پر نادعلیاً کی اہمیت سے انکار کیا گیا ہے کہاں پر نادعلیاً کو غلط قرار دیا گیا ہے۔ من گھڑت الزام بہتان بازی اور جھوٹ سید علی شاہ بخاری کا شیوا ہے اور اس کی یہ مذموم کوشش ناقابل تلافی ہے۔ جو علمائے شیعہ خیرالبریہ کے خلاف کی جارہی ہے۔ اس کا ہر رسالہ اور پمفلٹ مکمل طور پر جھوٹ کا پلندا ہیں اس کی کوئی بھی بات صحیح نہیں ہے اس کے کچھ الزام جھوٹ کذب بیانی پر مبنی ہیں اور باقی کے الزام اس کی جہالت کی گواہی دے رہے ہیں۔ ہم نے اس کے ہر ایک غلط الزام کا جواب چاہے وہ جہالت پر مبنی ہے یا کذب بیانی پر مندرجہ ذیل پمفلٹ میں دیدیئے ہیں۔ جواب کتب علمائے شیعہ خیرالبریہ میں دیئے گئے ہیں۔

حق یا علیؑ مدد قسط نمبر ۱ بجوابِ "نادِ علی کانفرنس" (انکے جوابات عنقریب قسط وار بعنوان ذیل شائع کر دیئے جائیں گے) سید علی شاہ بخاری احمد پوری مؤلف کے الزامات کے جوابات حاضر ہیں۔

حق یا علیؑ مدد قسط نمبر ۲ بجواب "نصرت الناکرین" محمد اسماعیل

حق یا علیؑ مدد قسط نمبر ۳ بجواب "خالص مذہبی" قاضی سعید الرحمٰن

حق یا علیؑ مدد قسط نمبر ۴ بجواب "حقائق الوسائط" مولانا بشیر صاحب ٹیکسلا۔

اگر ضرورت پیش آئی تو حق یا علی مدد کی اشاعت کا سلسلہ جاری رہیگا۔

چند غلط الزام جو سید علی شاہ بخاری نے جناب مولانا مجتہد العصر قبلہ محمد حسین صاحب مدظلہ العالی سرگودھا کی کتب "اصول شریعہ فی عقائد الشیعہ" کے علاوہ کتاب "سعادۃ الدارین فی مقتل الحسین" پر لگائے ہیں ان کے جواب پیش خدمت ہیں۔ سید علی شاہ بخاری نے کتاب سعادۃ الدارین فی مقتل حسین ص۴۳۰ پر اپنے رسالہ ناد علی کانفرنس ص۱۲ میں مندرجہ ذیل الزام لگایا ہے۔

جمال نامی کا حضرت امام حسین علیہ السلام کی انگلی کاٹنا اور انگشتری اتارنے کا واقعہ غلط ہے۔

ناد علی کانفرنس ص۱۲

یہ الزام بھی غلط اور بے بنیاد ہے بلکہ اصل عبارت کا الٹ پیش کیا گیا ہے ملاحظہ فرمایئے اصل عبارت سعادۃ الدارین فی مقتل حسین ص۴۲۹۔

امامؑ کی لاش مقدس کی عریانی

انسان نما درندوں نے صرف شہادت امام پر ہی اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ جسد اطہر پر زخموں کے ساتھ تار تار شدہ جو لباس تھا وہ بھی اتار لیا چنانچہ قمیض اسحاق بن الحیلوۃ حضرمی نے لی۔ اور شلوار الجبر بن کعب تمیمی نے، عمامہ اخنس بن مرثد حضرمی نے، تلوار ایک دارمی شخص نے لی اور بر روایتے جابر بن یزید ازدی نے۔ نعلین اسود بن خالد نے اتاریں۔ اور انگوٹھی بجدل بن سلیم کلبی نے لی۔

جس کے ساتھ ملعون نے آقائے نامدار کی انگشت مبارک بھی قلم کر لی۔ اور قطیفہ (چادر یمانی) قیس بن اشعث نے اور تبرار نامی ذرہ عمر بن سعد نے حاصل کی۔

سعادۃ الدارین فی مقتل حسین ص ۴۲۹

دیکھا کتنا الزام عائد کیا گیا ہے ابلیس بھی شرما گیا۔ اسی طرح اس نے ایک اور جھوٹا اور غلط الزام اپنے رسالہ ناد علی کانفرنس ص ۱۲ پر درج کیا ہے کہ "سعادۃ الدارین" میں ص ۴۳۱ پر درج ہے (معاذاللہ) امام مظلوم کربلا کی لاش پائمال کرنیکا واقعہ مشکوک ہے۔

ناد علی کانفرنس ص ۱۲

مصنف کتاب سعادۃ الدارین فی مقتل حسین نے اس بارہ میں اپنی تحقیق پیش کی ہے۔ ملاحظہ فرمادیں اصل عبارت۔

"جناب سید الشہدا کی لاش کو پامال سم اسپاں کرنے کی تحقیق"

حضرت سید الشہدا کی پامالی لاش مقدس کی بابت علماء میں قدرے اختلاف ہے جو بات مشہور معروف بلکہ حدِ تواتر تک پہونچی ہوئی ہے وہ یہی ہے کہ لاش اطہر کو پامال سم اسپاں کیا گیا۔

جیسا کہ ارشاد شیخ مفیدؒ ص ۲۶۵ لہوف سید بن طاؤسؒ ص ۱۱۹ عاشر بحارالانوار ص ۲۰۶ قمقام زخار فاضل فرہاد مرزا ص ۳۹۹ ناسخ التواریخ۔ مرزا سپہر کاشانی ج ۶ ص ۲۹۷ نفس المہموم شیخ عباس قمی ص ۲۰۱ مقتل حسین السید عبدالرزاق المقرم النجفی ص ۳۶۱

ادر الدمع الاشجان علامہ سید محسن امین عاملی ص۱۵۸ کامل ابن اثیر
ج ۳ ص۱۹۶ وغیرہ۔

اِن واقعہ ہائلہ کی اجمالی کیفیت جو اِن کتب میں مذکور ہے
یہ ہے کہ شہادت امام عالی مقام کے بعد عمر بن سعد نے اپنی سپاہ
کو خطاب کر کے کہا۔ من ینتدب الحسین ولیوطئہ فرسہ؟
تم میں سے کون حسین کی لاش کو پامال اسپاں کرتا ہے؟ اس
اعلان کے بعد دس شقی گھوڑا سوار آگے بڑھے جن کے نام یہ ہیں۔
۱۔ اسحاق بن حیوا (۲) اخنس بن مرثد (۳) حکیم بن طفیل (۴)
عمر بن صبیح صیداوی (۵) رجاء بن منقذ عبدی (۶) سالم بن خثیمہ
جعفی (۷) واحظ بن ناعم (۸) صالح بن وہب الجعفی (۹) ہانی
بن ثبیت حضرمی (۱۰) اسید بن مالک۔ لعنہم اللہ۔ مورخین نے لکھا ہے کہ
فداسوا الحسین علیہ السلام بحوافر خیولہم حتی رضوا صدرہ
وظہرہ۔ اِن طاغین نے جناب امام حسین علیہ السلام کی لاش
مقدس کو اپنے گھوڑوں کی ٹاپوں کے نیچے اس طرح پامال کیا۔ کہ
سینہ و پشت کی ہڈیوں کو ریزہ ریزہ کر دیا۔ یہی ملعون تھے جنہوں
نے ابن زیاد بد نہاد کے دربار میں اپنے اسی سیاہ کارنامے کو فخریہ
انداز میں اس طرح بیان کیا تھا۔

سعادۃ الدارین فی مقتل حسین ص۴۳

مصنف کتاب سعادۃ الدارین فی مقتل حسین نے اس معاملہ میں

جس سے علماء میں قدرے اختلاف پیدا ہو جاتا تھا! اسی طرح حسن خوبی
بعد شائستہ طرز طریقہ کار سے احتمال فرما دیا ہے کہ جس کے حل سے کسی علماء کی رائے
کی تکذیب بھی نہ ہو اور پامالی لاش مقدس حضرت امام حسین علیہ السلام
بھی ثابت ہو جائے ملاحظہ فرمائیے۔ سعادۃ الدارین صفحہ ۱۳۱

ہاں بعض علمائے کرام کا خیال یہ ہے (جناب علامہ مجلسیؒ کا رجحان بھی اسی قول کی طرف ہے) کہ لاش مقدس پامال نہیں ہوئی۔ ان کے اس نظریہ کی بنیاد اس روایت پر قائم ہے جو اصول کافی صفحہ ۲۵۴ طبع ایران میں موجود ہے کہ جب ملاعین نے پامالی لاش سید الشہداءؑ کا ارادہ کیا تو جناب فضہ نے عقیلہ بنی ہاشم جناب زینب عالیہ کے حکم سے جنگل کے شیر کو بلایا جو چنگھاڑتا ہوا آیا اور اگلے پاؤں لاش مبارک پر پھیلا کر بیٹھ گیا۔ ابن سعد نے یہ منظر دیکھ کر اپنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ فتنۃ لا تغیثو ہا انصرفوا۔ یہ کوئی آزمائش ہے اسے نہ چھیڑو اور واپس چلے جاؤ۔ چنانچہ سوار واپس چلے گئے۔ بنا بر صحت روایت اس کا جواب اس طرح دیا جا سکتا ہے۔ کہ ممکن ہے۔ اس وقت (عصر عاشورا کو) شیر کی وجہ سے لاش مطہر پامال نہ کی گئی ہو۔ لیکن ابن سعد چونکہ گیارہویں محرم کو زوال کے بعد کربلا سے اپنی فوج سمیت کوفہ روانہ ہوا تھا اور یہ اس روایت میں موجود نہیں ہے کہ اس کی روانگی تک شیر بدستور بیٹھا رہا تھا۔ لہذا عین ممکن ہے کہ کچھ دیر کے بعد جب شیر چلا گیا ہو

تو اِن بدبختوں نے اپنے مشؤم ارادہ کی تکمیل کرلی ہو۔ اسی طرح اس روایت کی تکذیب بھی نہیں ہوتی اور قول مشہور کی مخالفت بھی لازم نہیں آتی
سعادۃ الدارین فی مقتل حسین، ص۴۳۱

آپ نے ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ مصنف، کتاب سعادۃ الدارین فی مقتل حسین نے یہ ثابت کیا ہے کہ پامالیٔ لاش مقدس امام حسین علیہ السلام کا واقعہ صحیح ہے اور سید علی شاہ بخاری کذب بیانی کرتے ہوئے اپنے رسالہ "نادعلی کانفرنس" ص۱۲ پر لکھتا ہے کہ کتاب سعادۃ الدارین ص۴۳۱ پر درج ہے کہ "امام مظلوم کربلا کی لاش پائمال کرنے کا واقعہ مشکوک ہے" اب آپ لوگ ہی انصاف فرمادیں کہ یہ آپ کو کس طرف لئے جارہا ہے اسی طرح اس کا ایک اور اعتراض ملاحظہ فرمادیں جو یہ رسالہ نادعلی کانفرنس ص۱۲ پر لکھتا ہے کہ سعادۃ الدارین کے ص۵۲۴ پہ یہ واقعہ ہے

شام سے رہائی کے بعد قافلہ اہلبیتؑ کربلا نہیں گیا
ذاکر غلط پڑھتے ہیں۔ نادعلی کانفرنس، ص۱۲

الجواب کتاب سعادۃ الدارین فی مقتل حسین صفحہ ۵۲۲ - ۵۲۴

اسیرانِ آل محمدؐ کا رہائی کے بعد کربلا میں ورود

راویان اخبار کا بیان ہے کہ واپسی پہ جب یہ قافلہ اہل بیت سرزمین عراق کی سرحد پر پہنچا۔ جہاں دوراہہ تھا ایک راستہ سیدھا مدینہ کو جاتا ہے اور ایک عراق کی طرف، تو انہوں نے رہبر سے فرمایا کہ ہمیں کربلا (عراق) کے راستہ سے لے

چنانچہ حسب الحکم عراقی راستہ اختیار کیا گیا۔ جب کربلا میں ورود ہوا اور مقتل گاہ کے قریب پونچے تو دیکھا کہ اسی وقت جابر بن عبداللہ انصاری اور کچھ ہاشمی آدمی قبر حسینؑ کی زیارت کے لئے مدینہ سے کربلا پونچے ہیں۔ جناب ابن طاؤسؒ نے لکھا ہے۔ فتوافوا فی وقت واحد وتلاقوا بالبکاء والحزن واللطم واقاموا المأتم المقرحة للاکباد واجتمع الیھم نساء ذلک السواد فاقاموا علی ذلک ایاماً۔ یعنی دونوں قافلے ایک ہی وقت میں بروز اربعین یعنی (بستیم صفر ۲۰) وارد کربلا ہوئے۔ اور انتہائی حزن ملال اور گریہ وبکا کرتے ہوئے باہم ملاقات ہوئی۔ جگر خراش انداز میں مراسم عزاداری بجا لائے۔ اور اس علاقہ کی عورتیں بھی آکر شریک غم ہو جاتی تھیں۔ کئی روز تک یہ سلسلہ قائم رہا۔ (بروایت ریاض الاحزان ص۱۵۷ تین یوم) سعادت الدارین ص۵۲۲-۵۲۳

مصنف کتاب سعادۃ الدارین فی مقتل حسینؑ کے ص۵۲۲-۵۲۴ پر تبصرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ بعض نے بے پر کی اڑائی کہ کربلا میں یہ ورود اور جناب جابر سے ملاقات ایک سال بعد دوسری اربعین ۶۲ھ ہجری کو ہوئی۔ اس پر آپ نے حقائق کی روشنی میں واقعہ کربلا کے چالیس یوم بعد کربلا میں اسیران آل محمد کا ورود ثابت فرمایا ہے اور اس مشہور واقعہ کی صحت کو بھی برقرار رکھا ہے۔ اور ایک ادھر سید علی شاہ صاحب بخاری

احمد پوری ہیں۔ جو جھوٹ بولنے پر کمر باندھے بیٹھے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ مصنف کتاب سعادۃ دارین اپنی اسی کتاب کے ص ۵۲۴ پر لکھتے ہیں کہ شام سے رہائی کے بعد قافلہ اہلبیت کربلا نہیں گیا تھا۔ اس طرح کی کذب بیانی سے سید علی شاہ صاحب بخاری بعض نہیں آتے۔ بلکہ ہمارے دین و ایمان پر ابلیسانہ حملے کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ ہمارے ہی علماء شیعہ خیرالبریہ کو ہماری ہی نگاہوں سے گرانے کی مذموم کوشش میں مگن ہیں۔ یہ ہمارے احساسات اور جذبہ ایمانی سے کھیل رہا ہے۔ اس لئے ہم نے انصاف کا معاملہ اللہ اور محمدؐ و آل محمد علیہم السلام پر رکھ چھوڑا ہے۔ وہ خود ہی انصاف فرمائیں گے۔ المختصر اس کا رسالہ نادعلی کانفرنس وغیرہ کذب بیانی سے بڑھا پڑا ہے زندگی بخیر رہی تو انشاء اللہ اس کے جھوٹ کا پول ہم اپنے یہ پمفلٹ حق یا علیؑ مدد میں کھولتے رہا کریں گے۔ اور اس کے جاہلانہ اور غلط الزامات کے جواب علماء شیعہ خیرالبریہ کی کتب سے پیش کریں گے جو قرآن حدیث اور ارشادات و فرامین محمدؐ و آل محمدؐ علیہم السلام کی روشنی میں تحریر کی گئی ہیں جو علمائے متقدمین و متاخرین کی کتب سے اخذ شدہ ہیں۔ جیسے احسن الفوائد فی شرح العقائد اثبات امامت۔ اصول شریعہ فی عقائد الشیعہ اور سعادت الدارین فی مقتل حسین مصنف جناب حضرت مولانا علامہ

محمد حسین صاحب قبلہ مدظلہ العالی سرگودھا۔

مصنف کتاب احسن الفوائد فی شرح العقائد اپنی کتاب اصول شریعہ فی عقائد الشیعہ کے صـ ۲۲۴ پر تحریر فرماتے ہیں۔

اگرچہ ارباب اطلاع و عشوپر یہ حقیقت مخفی و مستور نہیں ہے کہ ہماری کتاب احسن الفوائد فی شرح العقائد وہ کتاب ہے جس میں شیعہ عقائد و مسلمات کو قرآن کریم و مستند احادیث معصومین اور عقل سلیم کی روشنی میں مذہب حق ثابت کرتے ہوئے دیگر مذاہب اسلام کی کمزوری اور شیعہ اصول کی برتری واضح کی گئی ہے نیز ہر موضوع پر منکرین اسلام و مخالفین آئمہ طاہرین علیہم السلام کے جملہ شکوک و اوہام کا ازالہ بھی علوم قدیمہ و جدیدہ کی روشنی میں کماحقہ کر دیا گیا ہے جسے بفضلہ تعالیٰ شیعہ علماء و فضلاء اور شیعی صحافت نے عصر حاضر کا شاہکار قرار دیا ہے چونکہ بعض گندم نما جو فروش قسم کے علماء نما جاہل صفت لوگ اپنے خود ساختہ غلط عقائد و نظریات یا کچھ مخصوص مقاصد و اغراض کے تحت برابر اس کتاب لاجواب کے خلاف ہرزہ سرائی کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے بغرض ازالہ اوہام و انکشاف حقیقت بیان اور ادائے شکر خدائے منان ذیل میں اس کتاب مستطاب کے متعلق قوم کے چند اکابر و افاضل حضرات کی آراء قیمتہ تقاریظ مہمہ سے کچھ اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں۔ واللہ سبحانہ ولی التوفیق

احسن الفوائد فی شرح العقائد جب مرجع اکبر تقلید شیعان جہاں سرکار آیت اللہ السید محسن الطباطبائی الحکیم اعلی اللہ مقام کی خدمت میں پیش کی گئی تو آپ ایک احسان نامہ تحریر فرماتے ہیں۔ خط عربی میں تحریر ہے۔ لہذا ترجمہ پیش خدمت ہے ملاحظہ فرمادیں۔ اصول شریعہ صفحہ ۲۴۴ - ۲۴۵

سلام مسنون کے بعد۔ امید ہے کہ آپ موید مسدد ہوں گے۔ انشاءاللہ۔ آپ کی گرانقدر تالیف احسن الفوائد بتوسط جناب مستطاب ثقۃ الاسلام والمسلمین آقائی آقا صادق علی نقوی دامت برکاتہ پہنچی۔ دین وایمان اور عقائد کے احکام کے سلسلہ میں آپ کی خدمات یقیناً ولی عصر (امام زمانہ) ارواحنا فداہ کی بارگاہ میں ذخیرہ ہوں گے۔ خداوند عالم آپ کی تائیدات میں اضافہ فرمائے۔ ہم نے کتاب کو اپنے عمومی کتب خانہ میں رکھ دیا ہے تاکہ اس سے عام استفادہ ہو سکے۔ ہم آپ سے التماس دعا کرتے ہیں۔ جیسا کہ ہم بھی آپکو فراموش نہیں کرتے۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ محسن الطباطبائی الحکیم ۶ شوال ۸۶ھ۔

مولانا حکیم سید سرفراز حسین شاہ صاحب مدظلہ تحریر فرماتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۰ نحمدہ و نستعین ونصلی علی محمد و آلہ المعصومین اما بعد۔

درحقیقت چوتھی صدی ہجری میں رسالہ اعتقادیہ کے مدوّن

و مرتب کیے جانے سے یہ بخوبی واضح ہے کہ معتقدات دین اسلام مذہب رسول کریم، مسلک آل رسول انام علیہم السلام سے متعلق اتہامات و شبہات اس زمانہ میں کس قدر عام تھے مگر بفضلہ تعالے جناب شیخ صدوق عبد اللہ مضجعہٗ نے وقت کی اہم ضرورت کو با حسن طور پورا فرما کر صحیح اسلامی اعتقادات و قرآنی معلومات سے روشناس کر کے علم اسلام کو بلند و بالا رکھا۔

آج جب کہ یزیدیت کو زندہ، ناصبیت کو پائندہ، دین حنیف کو گندہ، حسینیت کو پژمردہ کیا جا رہا ہے اور ذوق خود آرائی و قیاس نمائی کے مظاہرات عام ہیں، تو ایسے میں مؤید الملۃ ناصر الشریعۃ، حامی السنۃ. قامع البدعۃ، استاذ العلماء افخر الفضلاء اشرف الفقہاء شمس المفسرین. سراج المحققین، بدر المتکلمین۔ عمدۃ المنقلین، راس المحدثین، زین الشارحین، سلطان الواعظین محترم عالی جناب معلی القاب مجتہد الاسلام مولانا المولوی علامہ محمد حسین صاحب قبلہ مدظلہٗ و حماہ اللہ فی البلد المبین رد قاہ اللہ عن شر الشیاطین و ضر الحاسدین الی یوم یبد الدین بجاہ جد الحسن والحسین نے خوش عنوانی، حلو بیانی، سادہ زبانی کے دل پسند امتزاج کے ساتھ عالمانہ تحقیق، فاضلانہ تدقیق، ادیبانہ تخلیق، فقیہانہ عدالت، مجتہدانہ بصیرت، مفسرانہ سلاست، محدثانہ ثقاہت شارحانہ صراحت، محققانہ حقیقت مفکرانہ وقت، مناظرانہ

متانت، فلسفیانہ صداقت، منطقیانہ مباحث، حکیمانہ علمیت، ناصحانہ دعوت، شاعرانہ حلاوت، ناقدانہ صحت سے مزین و مرصع احسن الفوائد فی شرح العقائد ایسا علمی مرقع دنیائے فکر و نظر اور طالبان شفاعت روز محشر کے لئے پیش فرمایا ہے جس میں کہ متعارضین و متخاصمین کے اصول و اعتقاداتِ اسلام سے متعلق ہر ایراد و اشکال کا قرآن کریم کی آیات مبارکہ احادیث رسول کریم کے دلائل قاہرہ ارشادات آل رسولِ کریم کے براہین باہرہ سے مسکت خصم انداز میں حل کر کے عقل فہیم، قلب سلیم، ذہن مستقیم کو علوم جدیدہ و قدیمہ کی روشنی میں راہ مستقیم سجھائی ہے۔ بلا شبہ اس تصنیف لطیف سے روح جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ کو خوشنود کر دیا۔ بلکہ دین اسلام کو سامانِ استقامت و استعانت اور باطل شکن استدلالی قوت و طاقت فراہم کر کے خوشنودی محمد و آل محمد علیہم السلام کا پروانہ حاصل کر لیا اور یہ علمی شاہکار توشۂ آخرت بھلا کیوں نہ قرار پائے۔ کیونکہ علمی انہماک، تدریسی مصروفیات کے باوجود سلسلۂ تصنیفات محمد و حسین کے فدائی و شیدائی کا ہی کارنامہ ہے اور یقیناً یہ سعی و کاوش منظور حسین ہے۔ اور جس نے اس عظیم مقصد میں بھرپور معاونت کی۔ وہ زوار حسین ہے۔ فجزاھم اللہ افضل جزاء المحسنین ونفع اللہ بہ المومنین۔

بلا مبالغہ احسن الفوائد فی شرح العقائد ادبی شہ پارہ، تاریخی خزینہ علمی گنجینہ، تحقیقی مجموعہ ہے اور علمی دنیا میں ایک مفید و بیش بہا اضافہ ہے جو مخالفین کے مقابلہ میں حرز کامل، معترضین کے لئے حصار والا معاندین کے واسطے سرمۂ بصیرت، متخاصمین کی خاطر تازیانۂ عبرت، محققین کیلئے زادِ راہ معتقدین کے لیئے لاتحر عمل مومنین کے لئے سرمایۂ ایمان، متقین کے واسطے بشارت جنت ہے۔ گویا کہ اہل ضلالت کے لئے شمع راہ مستقیم ہے اور اہل اسلام کے واسطے باعث تزائد ایمان و ایقان اور موجب نجات آخرت ہے۔

العبد الذنب السید سرفراز حسین المنفری البخاری۔

احسن الفوائد فی شرح العقائد جیسی کتاب مستطاب کے متعلق بقایا قوم کے اکابر و افاضل حضرات کی آراء قیمتہ، تقاریظ میں سے کچھ اقتباسات "حق یا علی مدد" کے آئندہ شماروں میں پیش کئے جائینگے۔

ساغر حسین صدیقی۔

بعض گندم نما جو فروش قسم کے علمار نما جہال صفت (اور ان کے چیلے جیسے مولف رسالہ نا دعلی کانفرنس) لوگ اپنے خود ساختہ غلط عقائد و نظریات یا کچھ مخصوص مقاصد و اغراض کے تحت علمائے اعلام شیعہ خیرالبریہ اور ان کی کتب لاجواب کے خلاف ہرزہ سرائی کرتے رہتے ہیں۔ ذیل میں کچھ مولف رسالہ نادعلی کانفرنس کے خود ساختہ غلط عقائداور انکے جواب پیش خدمت ہیں۔

خودساختہ غلط عقائد	جدید اختائی کتب تصنیف شدہ کو آسمانی صیحفہ مانتے ہیں اور ان کے عقائد باطلہ پہ پورا ایمان رکھتے ہیں۔ نادعلی کانفرنس مٹ
اور اسکا جواب	قرآن حکیم کے بعد کسی نئی کتاب یا صحیفہ کو آسمانی صیحفہ نہیں مانتے اور جو قرآن کے بعد کسی کتاب کو آسمانی صیحفہ تسلیم کرے اس کو کافر اور ملحد مانتے ہیں۔ ساغر صدیقی
خودساختہ غلط غقائد	تعمیر امام باڑہ کو اسراف فضول خرچی سمجھتے ہیں مجالس کی نیاز کو ثواب نہیں سمجھتے۔ نادعلی کانفرنس مٹ
اور اسکا جواب	تعمیر امام بارگاہ کو عین عبادت سمجھتے ہیں اور ذریعہ نجات مانتے ہیں۔ نیاز دینا ثواب سمجھتے ہیں۔

ساغر صدیقی

خود ساختہ غلط عقائد ذاکر سے مجلس پڑھائی جائے تو حرام سمجھتے ہیں اور مولوی سے تقریر کرائی عین ثواب ذریعہ نجات قرار دیتے ہیں۔ نادعلی کانفرنس صٓ

اور اسکا جواب ذاکر ہو یا مولوی جو بھی تاریخ کے مطابق پڑھنے والا ہو اور شریعت محمدی کا صحیح پیروکار ہو ہر ایک کی مجالس سننا اور پڑھوانا درست جانتے ہیں اور ثواب سمجھتے ہیں ۔ ساغر صدیقی

خود ساختہ غلط عقائد ماہ صیام میں شان اہلبیتؑ میں قصیدہ ذاکر سے سنا جائے تو اِن کا فتویٰ ہے کہ روزہ باطل ہو جاتا ہے کفارہ لازم ہے۔ نادعلی کانفرنس صٓ

اور اسکا جواب مندرجہ بالا ذاکر سے ماہ صیام میں بھی قصیدہ سننا عبادت سمجھتے ہیں اور اس سے روزہ باطل نہیں ہوتا۔ ساغر صدیقی

خود ساختہ غلط عقائد آئمہ کے حاضر و ناظر اور علم غیب کے قائل نہیں۔ نادعلی کانفرنس صٓ

اور اسکا جواب آئمہ علیہم السلام کا متعدد مقامات پر حاضر ہونا بطور اعجاز صحیح و درست مانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے علم میں سے علم غیب پر مطلع فرمایا ہے۔ اور انکو عالم علیم لدنی اور علم

ماکان و مایکون پر مطلع فرمایا ہے۔ ساغر صدیقی

(خود ساختہ غلط عقائد) معصومین کو امری نوری مخلوق نہیں مانتے۔ ان کی خلقت کو اپنی جیسی غلط پلید سمجھتے ہیں۔ نادعلی کانفرنس ص۲

(اور اسکا جواب) معصومین کو امری مخلوق کا سردار اور نوری مخلوق بھی سیّد و سردار مانتے ہیں۔ ان کی خلقت پاک و پاکیزہ ہوتی ہے جو ان کی خلقت کے پاک ہونے کا قائل نہیں وہ دائرہ شیعیت سے خارج ہے۔ ساغر صدیقی۔

چند اقتباسات از رسالہ شریفہ مختصر عقائد الشیعہ۔

انبیاء و آئمہ کی نوع

سوال ۱۰:- حضرت محمد و آل محمد علیہم السلام نوع انسانی کے افراد ہیں یا ان کی نوع علیحدہ ہے؟

جواب:- اس بات پر سب عقلائے روزگار کا اتفاق ہے کہ انسانی نوع تمام کائنات کی انواع سے اشرف و اعلیٰ ہے اور سرکار محمد و آل محمد علیہم السلام اسی افضل نوع کے اکمل و اعلیٰ افراد ہیں۔ اس لئے وہ ساری کائنات سے افضل و اشرف ہیں خالق ہونے کے اعتبار سے اس جیسا کوئی نہیں اور مخلوق خدا میں ان جیسا کوئی نہیں ہے۔ نیز ان کی جسمانی خلقت مخصوص مشروب

عرشی سے ہوتی ہے نہ کہ کثیف ارضی سے۔ ساتویں سوال کے جواب میں واضح کر دیا گیا ہے کہ ان ذوات قادسہ میں دو جنبے ہیں ایک نورانی دوسرا انسانی۔ ہمارا آیات و روایات نور پر بھی ایمان ہے اور آیات و روایات بشر ہی ایقان ہے وہ روح کے لحاظ سے نور اور جسم کے اعتبار سے بشر ہیں۔ جنبۂ نورانی ۔ کے لحاظ سے تمام نورانیوں کے سردار ہیں جنبۂ بشری کے اعتبار سے تمام انسانوں کا سرتاج ہیں۔ اشرف الانواع سے نکال کر ان کو کسی مفضول نوع میں داخل کرنا علاوہ انکار قرآن و حدیث کے کوئی دانشمندانہ اقدام نہیں ہے۔

مسئلہ استمداد کی وضاحت۔

سوال ۱۲:۔ آئمہ طاہرین سے مدد طلب کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:۔ ہاں جائز ہے بقدرِ ضرورت اس مسئلہ کی قدرے وضاحت کی جاتی ہے مدد خدا کی بھی برحق ہے اور محمد و آل محمد علیہم السلام کی مدد بھی برحق۔ فرق صرف اس قدر ہے۔ کہ خدا کی مدد خدا ہونے کے اعتبار سے ہے اور ان حضرات کی وسیلہ ہونے کے اعتبار سے مثلاً خدا کی مدد یہ ہے کہ وہ اولاد دیتا ہے اور ان ذوات مقدسہ کی مدد یہ ہے کہ وہ سفارش کر کے اولاد دلواتے ہیں خدا کی مدد یہ ہے کہ وہ رزق دیتا ہے ان کی مدد یہ ہے۔ کہ وہ رزق دلواتے ہیں خدا کی مدد یہ ہے کہ وہ بیماروں کو شفا

دیتا ہے ان کی مدد یہ ہے کہ وہ شفا دلواتے ہیں جیسا کہ امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کی توقیع مبارک ہے میں وارد ہے ''ان اللہ تعالیٰ ہو الذی خلق الاجسام وقسم الارزاق لانہ لیس بجسم ولاحال فی جسم لیس کمثلہ شیئی وہو السمیع البصیر فاما الائمۃ علیہم السلام فانہم یسئلون اللہ تعالیٰ فیخلق ویسئلونہ فیرزق ایجابا لمسئلتہم واعظاماً لحقہم'' یعنی خداوندعالم ہی جسموں کا پیدا کرنے والا اور رزق تقسیم کرنے والا ہے کیونکہ نہ وہ جسم رکھتا ہے اور نہ کسی جسم کے اندر حلول کرتا ہے۔ اس کا کوئی ہمسرو نظیر نہیں ہے وہ سننے اور دیکھنے والا ہے۔ آئمہ علیہم السلام اس کی بارگاہ میں سوال (سفارش) کرتے ہیں۔ وہ پیدا کرتا ہے یہ سوال کرتے ہیں وہ رزق دیتا ہے ان کے حقوق اس قدر عظیم ہیں کہ وہ ان کی سفارش کو رد نہیں کرتا۔ (احتجاج طبری، سابع بحار، اکمال الدین وغیرہ) بنابریں دعا و پکار کے دو طریقے صحیح ہیں۔ پہلا (جو سب سے اعلیٰ و اولیٰ ہے) یہ ہے کہ خطاب خدا سے کر کے واسطہ محمد و آل محمد علیہم السلام کا دیا جائے۔ مثلاً یا اللہ محمد و آل محمد علیہم السلام کا واسطہ میرا فلاں کام کر دے۔ دوسرا یہ کہ خطاب بیشک ان حضرات کو کیا جائے لیکن یہ عرض کیا جائے کہ میرا فلاں کام خدا سے کرا دو۔ مثلاً یوں کہا جائے یا علیؑ! میرا فلاں کام خدا سے کرا دو۔ ارشادِ قدرت ہے۔ یاایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ۔

مسئلہ یا رسولؐ اللہ اور یا علیؑ

سوال ۳: یا رسولؐ اللہ اور یا علیؑ کہنا جائز ہے یا نہ؟

جواب: ہاں جائز ہے کیونکہ ہم انبیاء و آئمہ علیہم السلام حیات برزخیہ کے قائل ہیں۔ اور حرف ندا (یا) قریب و بعید دو کے لئے استعمال ہوتا ہے اس لئے شرعی اور نحوی لحاظ سے میں کوئی سقم نہیں۔ بلکہ موجب ثواب ہے۔

یا علیؑ مدد کا مسئلہ

سوال ۴: کیا یا علیؑ مدد کہنا جائز ہے؟

جواب: ہاں جائز ہے مگر وسیلہ سمجھ کر جیسا کہ سوال نمبر جواب میں مقام وسیلہ کی پوری پوری وضاحت کر دی گئی ہے۔

عقیدۂ تفویض کا بطلان

سوال ۵: تفویض سے کیا مراد ہے اور کیا یہ عقیدہ رکھنا جائز

جواب: تفویض سے مراد یہ ہے کہ خدا نے امورِ تکوینیہ خلق رزق دینا۔ مارنا اور جلانا حضرات محمد و آل محمد علیہم السلام کے سپرد کر دیئے ہیں، یہ عقیدہ رکھنا بالاتفاق باطل ہے۔ آئمہ اہلبیت نے اس عقیدہ کو شرک اور رکھنے والے کو مشرک و ملعون قرار دیا ہے۔ اس قسم کی احادیث سے کتب تفسیر و حدیث لبریز (ملاحظہ ہوں مرآۃ الانوار و مشکوٰۃ الاسرار، ہفتم بحار الانوار، منہاج البراعۃ خوئی رجال کشی، تفسیر برہان وغیرہ) لہذا یہ عقیدہ باطل

ہاں ان امور میں یہ بزرگوار بارگاہِ خدا میں ہماری سفارش کر کے یہ کام انجام دلواتے ہیں۔

مسئلہ حاضر و ناظر کا بیان

سوال ۲ ۔ کیا حضرات محمد و آل محمد علیہم السلام ہر وقت ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں یا نہ ؟

جواب :۔ اس سوال کا صحیح جواب سوال کی وضاحت پر موقوف ہے قابل غور و فکر یہ بات ہے۔ کہ یہاں حاضر و ناظر سے کیا مراد ہے! اگر حاضر سے مقصود یہ ہے کہ یہ ذواتِ مقدسہ ہزاروں میلوں کی مسافت پر جہاں اور جب جانا چاہیں۔ تو خدا کی دی ہوئی قدرت سے حاضر ہو سکتے ہیں اور کائنات کی جس چیز کو دیکھنا چاہیں تو باقدار اللہ دیکھ سکتے ہیں، اور یہ در و دیوار اور سقف و بام درمیان میں حائل نہیں ہو سکتے۔ تو یہ برحق ہے اور اگر کوئی اور مقصود ہے تو باطل ہے۔

مسئلہ علم غیب

سوال ۷ ۔ کیا آئمہ اطہار عالم الغیب ہیں یا نہ ؟

جواب :۔ سرکار محمد و آل محمد علیہم السلام اس قدر مغیبات کثیرہ پر باعلام اللہ اطلاع رکھتے ہیں جنکی حد بندی کرنا ہمارے عقولِ ناقصہ کی دسترس سے بالاتر ہے ہاں البتہ علم کلام کے علماء متقدمین و متاخرین نے تعلیمات قرآن اور سرکار محمد و آل محمد علیہم السلام کے فرمان